اداریہ

جہات الاسلام کا شمارہ جولائی تا دسمبر ۲۰۱۲ء پیش خدمت ہے۔ مجلہ میں حسب سابق اردو، انگریزی اور عربی تینوں زبانوں میں مقالات پیش کیے گئے ہیں۔ ان مقالہ نگاران کا تعلق ملک پاکستان سے بھی ہے اور بیرون ملک سے بھی۔ مجلس ادارت کی آغاز ہی سے یہ کوشش رہی ہے کہ مجلہ ہائیر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کے طے کردہ ضوابط اور طریقہ کار پر شائع کیا جائے۔ اور مقالات کے تحقیقی معیار کو بھی بہتر سے بہتر بنایا جائے۔

زیر نظر مجلہ میں جن موضوعات پر اہل علم نے خامہ فرسائی کی ہے وہ کچھ اس طرح سے ہیں:

اردو مقالات میں سے پہلا مضمون "علم الآثار کے تناظر میں منتخب قرآنی آثار" کے موضوع پر ہے جو حافظ سعید احمد عاطف اور محمد رفیق کی مشترکہ کاوش پر مبنی ہے۔ مذکورہ مضمون میں مقالہ نگاران نے حضرت ابراہیم علیہ السلام قوم عاد اور قوم ثمود کے قرآنی آثار کو جدید علم الآثار کی روشنی میں دیکھا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں حق عقد ایک اہم معاملہ ہے جس کی پاسداری کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ حق عقد کی کیا کیا صورتیں ہیں؟ ان میں سے جائز اور ناجائز صورتیں کیا ہیں، ڈاکٹر محی الدین ہاشمی نے اپنے مقالہ "فقہ اسلامی میں حق عقد کا بے جا استعمال" میں اس کی ناجائز صورتوں پر روشنی ڈالی ہے۔

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے مگر پاکستان کا کاشتکار مختلف قسم کے زرعی محاصل سے گھرا ہوا ہے جس کا نتیجہ پیداوار کی کمی اور کاشتکار کی بدحالی کی صورت میں نکلتا ہے۔ ڈاکٹر شگفتہ بانو نے اپنے مقالہ "پاکستان میں رائج زرعی محاصل" میں شرعی اور مروجہ قانون کی روشنی میں ان محاصل کا نہایت تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔

عصرِ رواں میں دہشت گردی کا مسئلہ نہایت گھمبیر صورت اختیار کر گیا ہے، عالم اسلام میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص جگہ جگہ خودکش اور فدائی حملے ہو رہے ہیں جو انسانی جان کی حرمت کو پامال کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر حافظ عبدالباسط خان نے اپنے مقالہ "فدائی حملے اور علمائے برصغیر کی آراء" میں شرعی حوالے سے اس کا تجزیہ کیا ہے۔

موجودہ دور میں عائلی اور خانگی زندگی میں نہایت پیچیدہ قسم کے مسائل پیش آ رہے ہیں، اس کی بنیادی وجہ معاشرتی عدم توازن ہے۔ معروف سیرت نگار، حافظ محمد سعداللہ نے اپنے مقالہ "عائلی زندگی اور اس کے مسائل کا حل" میں تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں نہایت توازن کے ساتھ ان مسائل کا تجزیہ کیا ہے اور حل پیش کرنے کی ممکنہ کوشش کی ہے۔

مستشرقین کی علمی کاوشیں اپنی جگہ پر مسلمہ ہیں مگر ان کی تحریرات اورتحقیقات میں واضح تضاد نظر آتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہیں محض بغض وعناد کی بنیاد پراور کہیں کم فہمی اور نارسائی کی بنیاد پر حق سے اغماض برتتے نظرآتے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر نے اپنے مقالہ ''مستشرقین کے داخلی اور باہمی تضادات کا جائزہ'' میں انہی حقائق کی نقاب کشائی کی ہے۔

علامہ شبلی نعمانی (۱۸۵۷ء۔۱۹۱۴ء) برصغیر کے ایک نامور مؤرخ، سوانح نگار، ادیب وشاعر ہونے کے علاوہ ایک ماہر تعلیم بھی تھے۔آپ نے علی گڑھ یونیورسٹی میں بھی تدریسی فرائض سرانجام دیے اور ندوۃ العلماء لکھنو کے علاوہ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر کا بھی تعلیمی اور تدریسی نصاب مرتب کیا جس کے مسلمانوں کے نظام پر دوررس نتائج مرتب ہوئے،آپ تعلیم میں قدیم وجدید کے امتزاج کے حامی تھے، پروفیسر ڈاکٹر ظفرالاسلام اصلاحی نے اپنے مقالہ ''علامہ شبلی کے تعلیمی افکار اور عصر حاضر میں ان کی معنویت'' میں اسی موضوع پر تفصیل سے قلم اٹھایا ہے اورعصر حاضر میں ان افکار کے اطلاق کا جائزہ لیا ہے۔

عصری معاشرتی مسائل میں خواتین کا مقام اور حدود کار نہایت اہمیت کے حامل ہیں، سماجی علوم کے ماہرین ان مسائل پر اظہار خیال کررہے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالحی ابرو نے اپنے عربی مقالہ ''رعاية الحقوق المرأة وصيانتها في الاسلام'' میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بالخصوص وراثت کے حوالہ سے خواتین کے حقوق اور مقام ومرتبہ کو واضح کیا ہے۔

شیخ احمد سرہندیؒ (۱۹۷۱ء۔۱۰۳۴ء) برصغیر کے معروف عالم دین، مصلح اور متکلم تھے جنہوں نے مغل شہنشاہ جلال الدین اکبر کے گمراہ کن افکار کا مقابلہ اپنی تصانیف اور مکتوبات کے ذریعے سرانجام دیا جس کی وجہ سے امت نے انہیں مجدد الف ثانی کا لقب دیا، ان کے متعدد رسائل میں الرسالۃ التہلیلیۃ ایک معروف رسالہ ہے، ڈاکٹر حافظ افتخار احمد خان نے اپنے عربی مقالہ ''الرسالة التهليليه ودراسة النقديه'' میں اس کے مضامین پر جامع تبصرہ کیا ہے۔

قرآن حکیم کے مصاحف وقراء ات سے مستشرقین کی خصوصی دلچسپی ہے اگرچہ اس دلچسپی کے مخصوص مقاصد ہیں تاہم مسلمان علماء ومفکرین ان کے افکار وخیالات کا تجزیہ کرتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر فیروزالدین شاہ نے اپنے انگریزی مضمون ''A CRITICAL STUDY OF THE SAN'A' QURANIC FRAGMENTS'' میں مقام صنعاء میں دریافت ہونے والے اس مصحف پر تحقیقی وتنقیدی نظر ڈالی ہے۔

معاشرے کے مختلف طبقات کے درمیان صنفی امتیاز نہایت اہم مسئلہ ہے، اس کے مقابلے میں مساوات اور برابری کو مختلف تہذیبیں کس نظریے سے دیکھتی ہیں، ڈاکٹر عتیق طاہر نے اپنے انگریزی مضمون ''RIGHT OF EQUALITY(A Comparative study of Law and Sirah of Muhammad (S.A.W))'' میں تقابلی انداز میں اسلام کے تصورِ مساوات کا جائزہ سیرت کی روشنی میں لیا ہے۔

مقالات کے آخر میں تعارف وتبصرہ کے عنوان سے ڈاکٹر محمد ارشد سابق مدیر جہات الاسلام کی کتاب ''اسلامی ریاست کی تشکیلِ جدید'' پر ملک عزیز کے نامور اور معروف نقاد ڈاکٹر سفیر اختر نے نہایت تفصیل کے ساتھ نقد وتبصرہ کیا ہے اور کتاب کی اہمیت وافادیت کو اہل علم کے لیے نمایاں کیا ہے۔

رسائل وجرائد کا کردار محض علم کی اشاعت وفروغ کی حدتک ہی نہیں ہوتا بلکہ جدید اور عصری تحقیقات و تخلیقات کو منظر عام پر لانا ہوتا ہے بالخصوص جامعات، جس طرح عملی زندگی میں افراد تیار کرتی ہیں اسی طرح ان سے شائع ہونے والے رسائل وجرائد کا تحقیقی وعلمی معیار دیگر رسائل وجرائد سے قطعی مختلف ہونا چاہیے۔ اگر یہ رسائل محض پہلے سے موجود علم کو ہی آگے منتقل کر رہے ہیں تو پھر یہ تحقیق وتخلیق نہیں تقلید ہی کی شکل بنتی ہے۔ اس کے معیار کو بہتر بنانے کے جہاں داخلی جانچ پرکھ کا اہتمام ضروری ہے وہاں خارجی طور پر بے لاگ تنقید بھی از حد ضروری ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں مجلّہ جہات الاسلام کو ہر دو پہلوؤں کے حوالے سے اہل نظر دیکھیں گے۔

جہات الاسلام کے مذکورہ شمارہ میں حصہ لینے والے تمام اہل قلم کے صمیمِ قلب سے شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اپنے رشحاتِ قلم سے نوازا، بعض اہل قلم کو ماہرین کی طرف سے آنے والی رپورٹس کی وجہ سے ردوبدل بھی کرنا پڑا، بہر حال یہ بہتری کی طرف ایک سفر ہے جس پر ہم سب رواں دواں ہیں۔ اہل علم سے گذارش ہے کہ وہ مقالات کا دقتِ نظر سے مطالعہ کریں اور مجلّہ کی بہتری کے لیے اپنی تجاویز دیں۔ مجلس ادارت ومشاورت ان تجاویز کا خیر مقدم کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی علم کا ادراک اور اس کے فروغ میں حصہ لینے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

حافظ محمود اختر

مدیر اعلیٰ

اقرأ باسم ربك